قصر اور پوری نماز پڑھنے میں کون سے وقت کا اعتبار ہے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: 127

تاریخ اجراء: 13 ربیع الثانی 1441ھ 11 دسمبر 2019ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا گھر سرگودھا ہے۔ مجھے کاروباری سلسلے کی وجہ سے لاہور جانا پڑتا ہے، کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں جب لاہور کے لیے سرگودھا سے نکلتا ہوں، تو نکلتے نکلتے عشاء کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے، کئی مرتبہ میں نماز پڑھے بغیر لاہور روانہ ہو جاتا ہوں اور وہاں جا کر نماز ادا کرتا ہوں۔ اس نماز کے متعلق مجھے تشویش ہے کہ میں یہ نماز دو رکعت ادا کروں گا یا مکمل، کیونکہ جب نماز کا وقت شروع ہوا تھا، تو میں مقیم تھا، پھر میں مسافر ہو گیا، کیونکہ وہاں جا کر مجھے صرف دو تین دن ہی رہنا ہوتا ہے۔ برائے کرم شریعت اسلامیہ کی روشنی میں میری رہنمائی کی جائے کہ میں عشاء مکمل پڑھوں گا یا قصر؟ سرگودھا سے لاہور کا فاصلہ ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زائد ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ یہ نماز قصر ادا کریں گے، کیونکہ سفر میں دو رکعت یا چار رکعت پڑھنے کے معاملے میں اس وقت کا اعتبار ہوتا ہے، جس وقت میں وہ نماز ادا کر رہا ہے کہ وہ مسافر ہے یا مقیم؟ مسافر ہونے کی صورت میں فرضوں کی چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھی جاتی ہیں اور مقیم ہونے کی صورت میں چار رکعت ادا کی جاتی ہے۔ معاذ اللہ عزوجل! نماز قضا ہو جائے، تو پھر آخری وقت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں آپ بھی جب نماز ادا کرتے ہیں، تو مسافر ہوتے ہیں اس لیے آپ فرضوں کی چار رکعت کے بجائے دو رکعت ہی ادا کریں گے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(والمعتبر فی تغییر الفرض آخر الوقت فان کان) المکلف (فی آخرہ مسافرا وجب رکعتان والا فاربع)۔ ملخصاً“ یعنی فرض تبدیل ہونے کے لئے آخری وقت کا اعتبار کیا جاتا، لہٰذا اگر مکلف آخری وقت میں مسافر ہو، تو اس پر دو رکعت پڑھنا واجب ہے، ورنہ چار رکعت پڑھنا لازم ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 738، مطبوعہ کوئٹہ)

”والمعتبر فی تغییر الفرض“ کے تحت ردالمحتار میں ہے:”ای من قصر الی اتمام وبالعکس“یعنی قصر سے مکمل نماز کی طرف اور مکمل نماز سے قصر کی طرف۔(ردالمحتار، جلد2، صفحہ738، مطبوعہ کوئٹہ)

قصر اور مکمل نماز پڑھنے میں کس وقت کا اعتبار ہو گا؟ اس کے متعلق ردالمحتار میں ہے:”والحاصل ان السبب ھو الجزء الذی یتصل بہ الاداء او الجزء الاخیر ان لم یود قبلہ“یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ وقت کے جس حصے میں نماز ادا کی جائے، نماز کا اصل سبب وقت کا وہی جزو ہے یا پھر نماز قضا ہونے کی صورت میں آخری وقت نماز کا سبب ہے۔(ردالمحتار، جلد2، صفحہ738، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:”اذا کان الرجل مقیما فی اول الوقت فلم یصل حتی سافر فی آخر الوقت کان علیہ صلاۃ سفر“یعنی اگر کوئی شخص نماز کے ابتدائی وقت میں مقیم ہو، اور وہ نماز پڑھے بغیر مسافر ہو جائے، تو اب اس پر مسافر والی نماز پڑھنا لازم ہے۔(فتاوی تاتارخانیہ، جلد1، صفحہ509، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:”قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے، جبکہ پڑھ نہ چکا ہو۔ فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی، اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اَللہُ اَکْبَرْ کہہ لے اب مسافر ہو گیا، تو قصر کرے اور مسافر تھا اس وقت اقامت کی نیت کی، تو چار پڑھے۔“(بہار شریعت، جلد1، صفحہ749، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم